يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

فضائل درود شریف

حضرت شیخ الحدیث

مولانا محمد زکریا صاحب

(المتوفی) بالمدینة المنورة (سنہ ۱۴۰۲ھ)

حضور رسولِ خدا ﷺ تشریف لائے ہیں۔ مَیں اُٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما۔ حضورؐ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی، مَیں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

یہ شیخ ابو الخیرؒ کا قصہ علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں بھی نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہۃ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا۔ قولِ بدیع کے الفاظ یہ ہیں اقمت خمسة ایام ماذقت ذواقًا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی، ذوق و شوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ حج کے زیارتِ مدینہ کے قصوں میں ۸ پر بھی یہ قصہ گزر چکا ہے اور اس میں اسی نوع کا ایک قصہ ۲۳ پر ابن الجلاؒ کا بھی وفاء الوفاء سے گزر چکا ہے۔ اور اس نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفاء الوفاء میں کثرت سے ذکر کیے گئے ہیں۔

ہمارے حضرتِ اقدس شیخ المشائخ مسندِ ہند امیر المومنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنے رسالہ درِّ ثمین فی مبشرات النبی الامین جس میں انھوں نے چالیس۴۰ خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں، اُس میں ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہٗ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی روحِ مقدس آسمان سے اتری اور حضورِ اقدس ﷺ

کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔

۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو مَیں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دُودھ مَیں نے ہی بھیجا تھا یعنی مَیں نے توجہ سے اُس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دُودھ لے کر جائے۔

اور جب اکابر صوفیہ کی توجہات معروف و متواتر ہیں تو پھر سید الاولین والآخرین ﷺ کی توجہ کا کیا پُوچھنا۔

حضرت شاہ صاحب ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے۔ اس کے بعد شفاء کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی ڈاڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے۔ مجھے اسی وقت صحت ہوگئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔

اسی طرح شاہ صاحب ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابتدائے طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ مَیں ہمیشہ روزہ رکھا کروں، مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردد تھا